مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

امین النحو

ابو عبیدہ عبد المعید بنارسی
متوفی سنہ ۱۹۸۰ء

Www.IslamicBooks.Website

امین النحو

ابو عبیدہ عبد المعید بنارسی

متوفی ۱۹۸۰ء

مکتبۃ الفہیم مئو ناتھ بھنجن یو۔پی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب: امین النحو

مترجم: ابوعبیدہ عبدالمعید بنارسی

سن اشاعت: جون ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت: ایک ہزار ایک سو

طابع وناشر: مکتبۃ الفہیم مئو ناتھ بھنجن یو۔پی

صفحات: 48

قیمت: روپے

مکتبۃ الفہیم مئو ناتھ بھنجن

باھتمام

شفیق الرحمن، عزیز الرحمن

مکتبۃ الفہیم مئو ناتھ بھنجن یو۔پی

Maktaba Al- Faheem

1st Floor Raihan Market Dhobia Imli Road

Sadar Chowk Mau Nath Bhanjan(U.P)

Ph 0547- 2222013. Mob 9336010224(R) 2520197

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلاۃ علیٰ نبیہ

عربی نحو کی یہ مختصر کتاب اردو زبان میں ابتدائی طلبہ کے لئے ہے، اس میں ترتیب کی خاص رعایت کی گئی ہے اور تعلیمی اصول کے مطابق تدریج کا لحاظ رکھا گیا ہے، اس لئے نہ زیادہ قواعد بیان کئے گئے ہیں نہ مشکل مسائل لکھے گئے اور نہ قواعد کی زیادہ تفصیل کی گئی ،بچوں کی نفسیات کا خیال رکھتے ہوئے مسائل کو حتی الامکان سہل اور آسان طور سے بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کا اصل ماخذ نحو میر ہے باقی تعلیمی تجربہ اور دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

درسی کتاب خصوصاً ابتدائی کتاب کا مختصر ہونا ضروری ہے، اور معلمین کا فرض ہے اچھی طرح سمجھا کر پڑھانا اور مشق وتمرین کرا کے مسائل کو خوب ذہن نشین کرانا۔ اس کتاب کا نام "امین النحو" رکھا گیا، اخیر میں اس کتاب کے پڑھنے پڑھانے والوں سے درخواست ہے کہ وہ مؤلف کے لئے دعاء مغفرت کریں، اور اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اس کتاب کو طالبین کے لئے مفید بنائے اور مؤلف کے لئے ذریعۂ نجات۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ.

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلِ.

مؤلف

۹۲/۵/۱۵ھ مطابق ۷۲/۶/۲۷ء

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ والسَّلامُ علیٰ رسُولہ مُحمَّد وَ آلہ وَ اصحابہ أَجْمَعِین. امَّا بعد!

جاننا چاہئے کہ آدمی کے منہ سے جو بولی نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں

مہمل:- ایسا لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے: جَسَقٌ

موضوع:- ایسا لفظ جو با معنی ہو جیسے: قَلَمٌ

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں

مفرد و مرکب

مفرد:- ایسا اکیلا لفظ جو ایک معنیٰ کو بتلائے اور اسی کو کلمہ کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں

اسم:- ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنی کو خود بتلائے اور اس سے کوئی زمانہ نہ سمجھا جائے۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد)

فعل:- ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنی کو خود بتلائے اور اس کے ساتھ کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا زمانہ گذشتہ میں)

حرف:- ایسا کلمہ ہے جو اپنے معنی کو خود نہیں بتلاتا بلکہ دوسرے کلمہ کے ساتھ ملکر بتلاتا ہے جیسے: (مِن وَ اِلیٰ) مِنْ بَنارَسُ اِلیٰ دِھلی (بنارس سے دہلی تک)

مرکب:- ایسا لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

مرکب کی دو قسمیں ہیں

مرکب مفید وغیر مفید (مرکب تام ومرکب ناقص)

مرکب مفید یا مرکب تام: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا چپ ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اور اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ اور کلام کی دو قسمیں ہیں

جملہ خبریہ وجملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: ایسا جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ: جملہ خبریہ کسی واقعہ کی خبر اور اس کا بیان ہوتا ہے اب اس واقعہ کو نہ دیکھا جائے کہ کیا ہے اور اس کی خبر دینے والے اور بیان کرنے والے کو بھی نہ دیکھا جائے کہ سچا آدمی ہے یا جھوٹا صرف جملہ کے مضمون اور معنیٰ کو دیکھا جائے تو اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا دونوں کہہ سکتے ہیں۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں

جملہ اسمیہ وجملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)

اس کا پہلا جزء مسند الیہ ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں۔

اور دوسرا جزء مسند ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا)

اس کا پہلا جزء مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں۔

اور دوسرا جزء مسند الیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

تنبیہ: مسند حکم کو کہتے ہیں اور مسند الیہ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کوئی حکم لگایا جائے۔

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ: ایسا جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں

امر: جیسے: اِضْرِبْ (مار)

نہی: جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مار)

استفہام: جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا)

تمنی: جیسے: لَيْتَ زَيْداً حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)

ترجی: جیسے: لَعَلَّ عَمْرواً غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)

عقود: جیسے: بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

ندا: جیسے: يَا اَللّٰهُ (اے اللہ)

عرض: جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً (ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی پاؤ)

قسم: جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً (خدا کی قسم میں ضرور زید کو ماروں گا)

تعجب: جیسے: مَا اَحْسَنَ زَيْداً وَأَحْسِنْ بِهٖ (زید کس قدر حسین ہے اور وہ کیسا حسین ہے)

مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا چپ ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کی چار قسمیں ہیں

مرکب اضافی: جیسے: **غُلَامُ زَیْدٍ** (زید کا غلام) پہلے جزء کو **مضاف** کہتے ہیں۔ اور دوسرے جزء کو **مضاف الیہ** اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مرکب توصیفی: جیسے: **رَجُلٌ عَالِمٌ** (عالم مرد) اس میں پہلے جزء کو **موصوف** اور دوسرے جزء کو **صفت** کہتے ہیں اور موصوف صفت دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

مرکب بنائی: ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم چاہتا ہو کہ اس سے پہلے کوئی حرف ہو جیسے **أَحَدَ عَشَرَ** سے **تِسْعَةَ عَشَرَ** تک کہ اصل میں **اَحَدٌ وَعَشَرٌ وَتِسْعَةٌ وَعَشَرٌ** تھا واو کو حذف کر کے دونوں اسم کو ایک کر دیا اور دونوں جزء فتح پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر **إِثْنَا عَشَرَ** میں پہلا جزء معرب ہے اس کا دوسرا نام مرکب تعدادی ہے۔

مرکب منع صرف: ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو نہ چاہتا ہو جیسے **بَعْلَبَکٌّ** وَ **حَضْرَمَوْتُ** اس کا پہلا جزء اکثر علماء کے نزدیک فتح پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جزء معرب۔

اس کو **مرکب مزجی** اور **مرکب امتزاجی** بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:— مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزء ہوتا ہے جیسے: **غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ، جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ، عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَماً، جَاءَ بَعْلَبَکٌّ.**

جاننا چاہیئے کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا خواہ لفظاً دو کلمے ہوں جیسے: **ضَرَبَ زَیْدٌ وَزَیْدٌ قَائِمٌ** خواہ تقدیراً جیسے: **إِضْرِبْ** کہ اس میں **أَنْتَ** پوشیدہ ہے اور دو کلموں سے زیادہ بھی ہوتا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

جب جملہ میں بہت سے کلمے ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو الگ الگ پہچاننا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ معرب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول۔ اور جاننا چاہیئے کہ کلموں کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ کا پتہ چلے، اور جملہ کا معنیٰ اور مطلب اچھی طرح سمجھ میں آئے۔

علاماتِ اسم

۱- الف ولام شروع میں ہو جیسے: اَلْحَمْدُ

۲- حرف جر شروع میں ہو جیسے: بِزَيْدٍ.

۳- تنوین آخر میں ہو جیسے: زَيْدٌ

۴- مسند الیہ ہو جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ

۵- مضاف ہو جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ

۶- موصوف ہو جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ

۷- مصغر ہو جیسے: قُرَيْشٌ

۸- منسوب ہو جیسے: بَغْدَادِيٌّ

۹- تاءِ متحرک اس کے آخر میں لگے جیسے: ضَارِبَةٌ

۱۰- مثنیٰ ہو جیسے: رَجُلَانِ

۱۱- مجموع ہو جیسے: رِجَالٌ

تنبیہ: - فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا باقی رہا فعل کی گردان میں تثنیہ وجمع کا صیغہ جو آتا ہے تو اس میں فاعل کی ضمیر تثنیہ وجمع ہوتی ہے خود فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا۔

Www.IslamicBooks.Website

علاماتِ فعل

۱-	قد	شروع میں ہو	جیسے:	قَدْ ضَرَبَ
۲-	سین	شروع میں ہو	جیسے:	سَيَضْرِبُ
۳-	سوف	شروع میں ہو	جیسے:	سَوْفَ يَضْرِبُ
۴-	حرف جزم	شروع میں ہو	جیسے:	لَمْ يَضْرِبْ
۵-	ضمیر مرفوع متصل	اس کے آخر میں لگے	جیسے:	ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُ.
۶-	تاء ساکن	آخر میں لگے	جیسے:	ضَرَبَتْ۔
۷-	امر	ہو	جیسے:	إِضْرِبْ
۸-	نہی	ہو	جیسے:	لَا تَضْرِبْ

علاماتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو.

فَصْل

کلمہ کی دو قسمیں ہیں

معرب اور مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے کہ مختلف عامل کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْداً وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔ پہلے جملہ میں جاء عامل ہے اور زید معرب ہے اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔ اسی طرح دوسرے جملہ میں رَأَيْتُ عامل ہے اور فتحہ اعراب ہے اور تیسرے جملہ میں ب عامل ہے اور کسرہ اعراب ہے۔

مبنی: وہ کلمہ ہے کہ مختلف عامل کے آنے سے اس کا آخر نہ بدلے جیسے جَاءَ نِيْ هٰؤُلَاءِ وَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

Www.IslamicBooks.Website

تنبیہ: تمام حروف مبنی ہیں اور افعال میں سے فعل ماضی وامر حاضر معروف اور فعل مضارع نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے۔

اسم کی دو قسمیں ہیں
متمکن اور غیر متمکن

اسم غیر متمکن مبنی ہے اور اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ دوسرے کلموں کے ساتھ ترکیب میں واقع ہو جیسے زید اوپر کی مثالوں میں، اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو، لہذا عربی زبان میں یہی دو قسمیں معرب ہیں باقی سب مبنی ہیں۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں: فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف۔

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔

فَصـــل

اسم غیر متمکن یا اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں

۱-اسم ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جیسے: أَنَا (میں) أَنْتَ (تو) هُوَ (وہ)۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں اور ہر ایک کے چودہ صیغے ہیں، کل ستر ضمیریں ہیں۔

(۱) مرفوع متصل: جو فعل کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فعل کا فاعل ہوتی ہے۔

(۲) مرفوع منفصل: جو کسی کلمہ سے ملی نہ ہو خود مستقل کلمہ ہو یہ مبتدا ہوتی ہے۔

(۳) منصوب متصل: جو فعل کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور فعل کا مفعول ہوتی ہے۔ کبھی حرف کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہے جیسے: إِنَّنِي، إِنَّكَ، إِنَّهُ۔

Www.IslamicBooks.Website

(۴) منصوب منفصل: جو کسی کلمہ سے ملی نہ ہو خود مستقل کلمہ ہو یہ مفعول ہوتی ہے۔

(۵) مجرور متصل: جو حرف جر یا مضاف کے ساتھ ملی ہوتی ہے جیسے: لِیْ وَغُلَامِیْ۔

ضمیر مرفوع متصل

		ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا		
ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ
ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

ضمیر مرفوع منفصل

		أَنَا	نَحْنُ		
أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِیَ	هُمَا	هُنَّ

ضمیر منصوب متصل

		ضَرَبَنِیْ	ضَرَبَنَا		
ضَرَبَکَ	ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَکُمْ	ضَرَبَکِ	ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَکُنَّ
ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

ضمیر منصوب منفصل

		اِیَّایَ	اِیَّانَا		
اِیَّاکَ	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمْ	اِیَّاکِ	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُنَّ
اِیَّاهُ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُنَّ

ضمیر مجرور متصل

		لِیْ	لَنَا		
لَکَ	لَکُمَا	لَکُمْ	لَکِ	لَکُمَا	لَکُنَّ
لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

۲- اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

ذَا وذَانِ و ذَیْنِ و تَا و تِیْ و تِهٖ و ذِهٖ و ذِهِیْ و تِهِیْ و تَانِ و تَیْنِ و

Www.IslamicBooks.Website

أُولاءِ بمد و أُولیٰ بقصر

۳-اسم موصول: وہ اسم ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جو اس کا صلہ کہلاتا ہے اور موصول صلہ مل کر کسی جملہ کا جزء ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْ اَلَّذَانِ اَلَّذَیْنِ اَلَّذِیْنَ اَلَّتِیْ اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ

مَا مَنْ أیٌّ أیَّةٌ الف ولام بمعنیٰ اَلَّذِیْ اسم فاعل واسم مفعول میں۔

جیسے: اَلضَّارِبُ بمعنیٰ اَلَّذِیْ ضَرَبَ، اَلْمَضْرُوْبُ بمعنیٰ اَلَّذِیْ ضُرِبَ اور ذُوْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ بنی طے کی زبان میں جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ بمعنیٰ جَاءَنِی الَّذِیْ ضَرَبَکَ معلوم ہوا کہ أیٌّ و أیَّةٌ معرب ہے۔

۴-اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنیٰ میں ہو، اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنیٰ امر حاضر جیسے: رُوَیدَ (مہلت دے) بَلْهَ (چھوڑ دے) حَیَّهلْ (آ) هَلُمَّ (آ)

(۲) بمعنیٰ فعل ماضی جیسے هیهاتَ (دور ہوا) شتَّانَ (جدا ہوا)

۵-اسم صوت: وہ اسم ہے جو کسی آواز کی حکایت ہو جیسے:

أُحْ أُحُ و أُفْ وبَخْ و نَخْ و فَاقْ غَاقْ

۶-اسم ظرف: وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ کو بتلائے اس لئے اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرف زمان: جیسے: إذْ إذا (جب) متیٰ (کب جب) کیفَ (کیسا) أیَّانَ (کب) أمسِ (کل گذشتہ) مذ ومنذُ (فلاں وقت سے) قطُّ (کبھی، ماضی منفی کے لئے) عوضْ (کبھی، مستقبل منفی کے لئے) قبلُ اور بعدُ جب یہ دونوں لفظ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

(۲) ظرف مکان: جیسے حیثُ (جہاں) قدام (آگے) تحت (نیچے) فوق (اوپر) جب یہ چاروں لفظ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔ تو یہ مبنی ہوتے ہیں۔

۷-اسم کنایہ: وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔

Www.IslamicBooks.Website

جیسے: کَمْ و کَذَا و کَیْتَ و ذَیْتَ۔ کَمْ دِرْھَماً عِنْدَکَ (تیرے پاس کتنے درہم ہیں) عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَماً (میرے پاس اتنے درہم ہیں) سَمِعْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسا اور ایسا سنا) قُلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ (میں نے ایسا اور ایسا کہا)

۸- مرکب بنائی: جیسے اَحَدَ عَشَرَ.

فصل

اسم کی دو قسمیں ہیں

معرفہ اور نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو معین اور خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں

(۱) اسم ضمیر (۲) علم جیسے زیدٌ وعمروٌ.

(۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول (ان دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں)

(۵) معرفہ بالف ولام جیسے: الرجلُ.

(۶) مضاف بطرف معرفہ ان پانچوں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے:

غلامُہٗ وغُلاَمُ زَیْدٍ وغُلاَمُ ھٰذَا وغُلاَمُ الذی عِنْدِیْ وغُلاَمُ الرَّجُلِ.

(۷) معرفہ بہ ندا جیسے یا رَجُلُ.

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین اور عام چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ وفرسٌ.

اسم کی دو قسمیں ہیں

مذکر و مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ۔

Www.IslamicBooks.Website

تانیث کی علامتیں چار ہیں

(۱) تا جیسے طَلْحَۃُ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت)

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ (سورخ عورت)

(۴) تاءمقدرہ جیسے ارضٌ کہ اصل میں اَرُضَۃٌ تھا کیونکہ اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے۔اوراس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں

مؤنث حقیقی و مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی نر جاندار ہو جیسے اِمرأۃٌ کہ اس کے مقابل میں رَجُلٌ ہےاور ناقۃٌ کہ اس کے مقابل میں جَمَلٌ ہے۔

مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی نر جاندار نہ ہو جیسے: ظُلْمَۃٌ وَقُوَّۃٌ۔

اسم کی تین قسمیں ہیں

واحد و مثنیٰ و جمع

واحد: (مفرد) وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)

مثنیٰ: (تثنیہ) وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

واحد کے آخر میں الف ونون مکسور لگانے سے بنتا ہے۔

جمع: (مجموع) وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)

واحد میں تغیر کرنے سے جمع بنتی ہے لفظاً تغیر ہو جیسے رجالٌ یا تقدیراً تغیر ہو جیسے فلکٌ (کشتیاں) کہ اس کا واحد بھی فلکٌ ہے قفلٌ کے وزن پر مگر جمع اسدٌ کے وزن پر ہے جو اسدٌ کی جمع ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں

جمع تکسیر و جمع تصحیح

جمع تکسیر: (جمع مکسر) وہ جمع ہے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے رِجَالٌ و مَسَاجِدُ جمع تکثیر کے اوزان ثلاثی میں سماعی ہیں قیاسی نہیں ہیں، مگر رباعی وخماسی میں فعالل کے وزن پر جمع آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ و جَعَافِرُ و حجمرشُ و حجامر پانچواں حرف حذف کر کے۔

جمع تصحیح: (جمع سالم) وہ جمع ہے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت رہے۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے کہ اس کے آخر میں واو اور نون مفتوح ہو جیسے: مُسْلِمُوْنَ۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے کہ اس کے آخر میں الف وتا ہو جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

باعتبار معنیٰ جمع کی دو قسمیں ہیں: (جمع قلت و جمع کثرت)

جمع قلت: وہ جمع ہے جس کو دس سے کم پر بولتے ہیں یعنی تین سے نو تک۔ اس کے چار اوزان ہیں (۱) افعلٌ جیسے اکلبُ (۲) افعالٌ جیسے اقوالٌ (۳) افعلةٌ جیسے اعونةٌ (۴) فعلةٌ جیسے غلمَةٌ۔

(۵و۶) دونوں جمع سالم بغیر الف ولام کے یعنی مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جس کو دس اور دس سے زیادہ پر بولتے ہیں اس کے اوزان مذکورہ بالا چھ اوزان کے علاوہ ہیں جیسے اَلْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ وغیرہ۔

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (منصرف و غیر منصرف)

منصرف: وہ اسم معرب ہے کہ غیر منصرف ہونے کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے اس میں نہ ہو جیسے زَیْدٌ۔

Www.IslamicBooks.Website

اس پر کسرہ اور تنوین دونوں آتے ہیں جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے کہ غیر منصرف ہونے کے اسباب میں سے دَو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے اس میں موجود ہو۔

غیر منصرف ہونے کے اسباب کو اسباب منع صرف کہتے ہیں اور وہ نو ہیں:

۱-عدل ۲-وصف ۳-تانیث ۴-معرفہ ۵-عجمہ ۶-جمع ۷-ترکیب ۸-وزن فعل ۹-الف ونون زائدتان۔

عدل: صیغۂ اصلی سے دوسرے صیغہ کی طرف بغیر کسی قاعدہ کے عدول کر جانا اور نکل جانا جیسے عمرُ عامر سے معدول ہے اس میں دوسرا سبب علَم ہے۔

وصف: جو اصل وضع میں صفت کے لئے موضوع ہو جیسے اَحْمَرُ (سرخ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث: جیسے طلحۃُ اس میں دوسرا سبب عَلَمْ ہے حبلیٰ وحمراء۔ ان میں الف مقصورہ والف ممدودہ قائم مقام دو سبب کے ہیں۔

معرفہ: اس سے مراد عَلَمْ ہے جیسے زینبُ اس میں دوسرا سبب تانیث معنوی ہے.

عجمہ: یعنی غیر عربی لفظ جیسے اِبْرَاھیمُ اس میں دوسرا سبب عَلَمْ ہے۔

جمع: اس سے مراد جمع منتہی الجموع ہے جو قائم مقام دو سبب کے ہوتا ہے۔ جیسے: مَسَاجِدُ وَمَصَابِیْحُ۔

ترکیب: اس سے مراد مرکب منع صرف ہے، جیسے: معدیکرب۔ اس میں دوسرا سبب عَلَمْ ہے۔

وزن فعل: جیسے احمد اس میں دوسرا سبب عَلَمْ ہے۔

الف ونون زائدتان: جیسے عمرانُ اس میں دوسرا سبب عَلَمْ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، مگر جب مضاف ہو یا معرف باللام ہوتو اس پر کسرہ آجاتا ہے۔

جیسے: ذَھَبْتُ إِلیٰ مَسَاجِدِکُمْ و ذَھَبْتُ إِلَی الْمَسَاجِدِ.

چند اصطلاحات

اسماءِ ستہ مکبرہ: ابٌ (باپ) اخٌ (بھائی) حمٌ (دیور) ھنٌ (شرمگاہ) فمٌ (منھ) ذومالٍ (مال والا)

یہ چھ اسماء ہیں جب ان کی تصغیر نہ کی جائے تو ان کو اسماءِ ستہ مکبرہ کہتے ہیں۔

اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: موسیٰ. عیسیٰ۔

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا ہو اور ماقبل مکسور ہو جیسے: القاضی۔

صحیح: نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔

جیسے: زیدٌ

جاری مجریٰ صحیح: وہ لفظ ہے جس کے آخر میں واؔو یا یاؔ ہو اور ماقبل ساکن ہو۔

جیسے: دلْوٌ و ظبْیٌ

فَصْل

اسم کے اعراب تین ہیں رفع، نصب، جر یہ اعراب دو طرح پر ہوتے ہیں۔

اعراب بالحرکت: یعنی ضمہ فتحہ کسرہ کے ساتھ۔

اعراب بالحرف: یعنی واو الف یا کے ساتھ۔

اسم کے وجوہِ اعراب نو ہیں۔

اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد منصرف صحیح جیسے: زیدٌ۔

Www.IslamicBooks.Website

۲-مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح جیسے: دَلْوٌ۔

۳-جمع مکسر منصرف جیسے: رِجَالٌ۔

ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے: جَاءَ نِی زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ

نصب فتحہ کے ساتھ جیسے: رَأَیْتُ زَیْداً وَدَلْواً وَرِجَالاً.

جر کسرہ کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ.

۴- جمع مؤنث سالم کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ.

نصب کسرہ کے ساتھ جیسے: رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ.

جر کسرہ کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

۵- غیر منصرف کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے: جَاءَ عُمَرُ.

نصب فتحہ کے ساتھ جیسے: رَأَیْتُ عُمَرَ.

جر فتحہ کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

٦- اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب جبکہ غیر یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہوں۔

رفع واو کے ساتھ جیسے: جَاءَ اَبُوکَ اَخُوکَ فُوکَ ذُومَالٍ، وغیرہ۔

نصب الف کے ساتھ جیسے: رَأَیْتُ اباکَ اخاکَ فاکَ ذَامَالٍ، وغیرہ۔

جر یا کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِأَبِیکَ اَخِیکَ فِیکَ ذِیْ مَالٍ، وغیرہ۔

۷- مثنیٰ جیسے: رَجُلاَنِ.

۸- کلا و کلتا مضاف بجانب ضمیر جیسے کِلاَهُمَا کِلْتَاهُمَا.

۹- اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ.

Www.IslamicBooks.Website

ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع الف کے ساتھ جیسے: جَاءَ رَجُلاَنِ، وَكِلاَ هُمَا وَاثْنَانِ.

نصب یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے: رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ.

جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ.

۱۰- جمع مذکر سالم جیسے: مُسْلِمُوْنَ.

۱۱- اُوْلُوْ (یہ ذو کی جمع ہے)

۱۲- عشرون سے تسعون تک تمام دہائیاں۔

ان تینوں قسموں کا اعراب

رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُوْلُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً۔

نصب یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَاُوْلِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً.

جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَاُوْلِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلاً.

۱۳- اسم مقصور جیسے: مُوْسىٰ.

۱۴- غیر جمع مذکر سالم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلاَمِيْ.

ان دونوں قسموں کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے: جَاءَ مُوْسىٰ وَغُلاَمِيْ.

نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ جیسے: رَأَيْتُ مُوْسىٰ وَغُلاَمِيْ.

جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِمُوْسىٰ وَغُلاَمِيْ.

۱۵- اسم منقوص کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ.

نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جیسے: رَأَيْتُ الْقَاضِيْ.

جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ.

Www.IslamicBooks.Website

۱۶-جمع مذکر سالم جو یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: مُسْلِمِیَّ کہ دراصل مُسْلِمُوْنَ یْ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا واو اور یا جمع ہوئے اور پہلا ساکن ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل کر یا کو یا میں ادغام کر دیا اور یا کی وجہ سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

اس کا اعراب

رفع واو تقدیری کے ساتھ جیسے: ھٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ.

نصب یا ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے: رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ.

جر یا ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے: مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

فصل

فعل مضارع کے صیغے دو قسم کے ہیں پہلی قسم کے صیغے وہ ہیں جن میں نون اعرابی نہیں ہے جیسے: یَفْعَلُ تَفْعَلُ اَفْعَلُ نَفْعَلُ۔ ان کا نام ہم مفرد رکھتے ہیں۔

دوسری قسم کے صیغے وہ ہیں جن میں نون اعرابی ہے جیسے تثنیہ و جمع مذکر و واحد مؤنث حاضر کے صیغے۔

فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: رَفع، نصب، جر۔

وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں:

۱-مفرد صحیح کا اعراب

رفع ضمہ کے ساتھ جیسے: ھُوَ یَضْرِبُ.

نصب فتحہ کے ساتھ جیسے: لَنْ یَضْرِبَ.

جزم سکون کے ساتھ جیسے: لَمْ یَضْرِبْ.

Www.IslamicBooks.Website

۲-مفرد معتل واوی و یائی کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے: هُوَ يَغْزُوْ وَ يَرْمِيْ.

نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جیسے: لَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ يَرْمِيَ.

جزم حذف لام کے ساتھ جیسے: لَمْ يَغْزُ وَ لَمْ يَرْمِ.

۳-مفرد معتل الفی کا اعراب

رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے: هُوَ يَرْضىٰ.

نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ جیسے: لَنْ يَرْضىٰ.

جزم حذف لام کے ساتھ جیسے: لَمْ يَرْضَ.

۴-صحیح و معتل با نون اعرابی کا اعراب

رفع اثبات نون کے ساتھ

هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ

هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ

اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ

نصب حذف نون کے ساتھ

لَنْ يَضْرِبَا لَنْ يَغْزُوَا لَنْ يَرْمِيَا لَنْ يَرْضَيَا

لَنْ يَضْرِبُوْا لَنْ يَغْزُوْا لَنْ يَرْمُوْا لَنْ يَرْضَوْا

لَنْ تَضْرِبِيْ لَنْ تَغْزِيْ لَنْ تَرْمِيْ لَنْ تَرْضَيْ

جزم حذف نون کے ساتھ

لَمْ يَضْرِبَا لَمْ يَغْزُوَا لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْضَيَا

لَمْ يَضْرِبُوْا لَمْ يَغْزُوْا لَمْ يَرْمُوْا لَمْ يَرْضَوْا

لَمْ تَضْرِبِيْ لَمْ تَغْزِيْ لَمْ تَرْمِيْ لَمْ تَرْضَيْ

Www.IslamicBooks.Website

فصــل

عامل اور معمول

عامل: وہ لفظ یا معنیٰ ہے جو معرب کے آخر میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

معمول: وہ لفظ ہے جس میں عامل اپنا عمل کرتا ہے یعنی اس کو فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ وغیرہ بناتا ہے۔

عامل کی دو قسمیں ہیں

لفظی اور معنوی

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں

حروف افعال اسماء

جاننا چاہئے کہ حروف بعض عامل ہیں اور بعض غیر عامل اور افعال سب کے سب عامل ہیں، اور فعل عمل میں اصل ہے۔ اور اسماء بعض عامل ہیں، اور باقی غیر عامل.

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں

حروف عاملہ در اسم -- حروف عاملہ در فعل

حروف عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں

پہلی قسم حروف جر اور وہ سترہ ہیں:

با و تا و کاف و لام و واو منذ مذ خلا

رُبَّ حاشا من عدا فی عن علی حتیٰ إلیٰ

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو مجرور کر دیتے ہیں جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، تَاللّٰہِ لاَ کِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ .زَیْدٌ کَالْأَسَدِ. اَلْمَالُ لِزَیْدٍ. وَاللّٰہِ

Www.IslamicBooks.Website

لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ. مَا رَأَيتُهُ مُنذُ يَومِ الْجُمعَةِ. مَا رَأَيتُهُ مُذْ يَومَينِ. جَاءَ نِي الْقَومُ خَلاَ زَيْدٍ. رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ، رَأَيْتُ الْقَومَ حَاشَا زَيْدٍ. مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصىٰ. مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ. اَلْمَالُ فِي الْكِيسِ. رَمَيْتُ السَهمَ عَنِ الْقَوْسِ. زَيْدٌ عَلَى السَّطحِ. نِمتُ البَارِحَةَ حَتَّى الصَّباحِ.

دوسری قسم: حروف مشبہ بفعل اور وہ چھ ہیں۔

إنَّ. أنَّ. كَأَنَّ. لٰكِنَّ. لَيْتَ. لَعَلَّ

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا جو ان کا اسم کہلاتا ہے اس کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے: إنَّ زیداً قائمٌ۔ زید کو إنَّ کا اسم کہتے ہیں اور قائمٌ کو إنَّ کی خبر۔

إنَّ جملہ کی تحقیق وتائید کرتا ہے۔

أنَّ جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے اور کاف بیانیہ کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے:

إعلم أنَّ الله عزيزٌ حكيمٌ (جان لو کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے)

كَأَنَّ حرف تشبیہ ہے جیسے: كَأَنَّ زيداً اسدٌ۔ (گویا زید شیر ہے)

لٰكِنَّ حرف استدراک ہے جیسے: قام زيدٌ لٰكِنَّ عمرواً جالسٌ.

(زید کھڑا ہو گیا لیکن عمرو بیٹھا ہے)

لَيْتَ حرف تمنی ہے جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ (کاش جوانی لوٹ آتی)

لَعَلَّ حرف ترجی ہے جیسے: لَعَلَّ زَيْداً حَاضِرٌ (امید ہے کہ زید حاضر ہوگا)

تیسری قسم ماولا المشبّہتانِ بلیس اور وہ لیسَ کا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِماً ۔زیدٌ ما کا اسم ہے اور قائماً ما کی خبر۔ لا رَجُلٌ حاضِراً (مرد حاضر نہیں ہے) رجلٌ لا کا اسم ہے اور حاضراً اس کی خبر۔

ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے اور لا صرف نکرہ پر آتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھی قسم لائے نفی جنس اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اس کی خبر مرفوع جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ ۔اور اگر لا کے بعد معرفہ ہوتو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کی تکرار ضروری ہوگی اور لا بیکار ہوجائے گا عمل نہ کرے گا اور وہ معرفہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو۔

اور اگر لا مکرر ہو اور دونوں لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو اس میں پانچ وجہ جائز ہے. جیسے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (دونوں لا نفی جنس ہے)

لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ (دونوں لا بمعنیٰ لیس ہے)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا نفی جنس ہے دوسرا لا بمعنیٰ لیس ہے)

لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا بمعنیٰ لیس ہے اور دوسرا لا نفی جنس ہے)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللهِ (پہلا لا نفی جنس دوسرا زائد اور قوۃً کا عطف حَوْلَ کے لفظ پر ہے)

پانچویں قسم حروف ندا -اور وہ پانچ ہیں: يَا و اَيَا و هَيَا و اَیْ وهَمْزَهُ مَفْتُوحَه

یہ حروف منادیٰ مضاف کو منصوب کرتے ہیں جیسے: يَا عَبْدَ اللهِ اور مشابہ مضاف کو بھی جیسے: يَا طَالِعاً جَبَلاً ۔اور نکرہ غیر معین کو بھی جیسے: اندھا کہے (يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِيْ)

اور منادیٰ مفرد معرفہ رفع کی علامت پر مبنی ہوتا ہے جیسے: يَا زَيْدُ وَيَا زَيْدَانِ وَيَا مُسْلِمُوْنَ وَيَا مُوْسىٰ وَيَا قَاضِيْ۔

اَیْ اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہے اور اَیَا و ہَیَا دور کے لئے اور یَا دور ونزدیک دونوں میں مستعمل ہے۔

حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم حروف ناصبہ فعل مضارع اور وہ چار ہیں:

أَنْ. و لَنْ. و كَيْ. و إِذَنْ

Www.IslamicBooks.Website

اَنْ فعل مضارع کے ساتھ مل کر مصدر کے معنیٰ میں ہوتا ہے اسی لئے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں جیسے: اُرِیدُ اَنْ تَقُوْمَ یعنی اُرِیدُ قِیَامَکَ۔

لَنْ نفی کی تاکید کرتا ہے جیسے: لن یخرجَ زیدٌ (ہرگز...... نہیں نکلے گا زید)

کَیْ تاکہ کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے: اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔
(میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں)

اِذَنْ کسی کے جواب میں آتا ہے جیسے: کوئی کہے: انا آتیک غداً تو جواب میں کہیں گے اِذَنْ اُکْرِمَکَ۔

جاننا چاہیئے کہ اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو منصوب کرتا ہے۔

(۱) حتی کے بعد جیسے: مَرَرْتُ حتیٰ اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔

(۲) لام حجد کے بعد جیسے: مَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَھُمْ۔

(۳) اَوْ (بمعنیٰ الیٰ اَنْ یا اِلَّا اَنْ) کے بعد جیسے: لالزمنکَ او تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔

(۴) واو الصرف کے بعد جیسے: لَا تَاکُلِ السَّمَکَ وتَشْرِبَ اللَّبَنَ۔

(۵) لام کَیْ کے بعد جیسے: اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

(۶) اس فا کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں آتی ہے۔

۱-امر جیسے: زُرْنِیْ فَاُکْرِمُکَ. ۲-نہی جیسے: لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُھِیْنَکَ.

۳-نفی جیسے: مَا تَاتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا. ۴-استفہام جیسے: اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ.

۵-تمنی جیسے: لَیْتَ لِیْ مَالاً فَاُنْفِقَ مِنہ. ۶-عرض جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً.

دوسری قسم حروف جازمہ فعل مضارع اور وہ پانچ ہیں:

لَمْ و لَمَّا و لَامِ امر و لای نہی و اِنْ شرطیہ

جیسے: لَمْ یَنْصُرْ و لَمَّا یَنْصُرْ و لِیَنْصُرْ و لَا تَنْصُرْ و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ.

Www.IslamicBooks.Website

جاننا چاہیئے کہ اِنْ دو جملوں پر آتا ہے جیسے: اِنْ تضربْ اَضْرِبْ۔ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملے کو جزا اور اِنْ مستقبل کے لئے ہے اگرچہ ماضی پر آئے جیسے: اِنْ ضربْتَ ضربْتُ۔ (اگر تم مارو گے تو میں ماروں گا)

جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعاء تو جزاء پر فاء لانا ضروری ہے جیسے: اِنْ تَـأتِـنِي فأَنْتَ مُكْرمٌ وإنْ رَأَيْتَ زَيداً فَاَكْرِمْهُ. وإنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلا تُهِنْهُ وإنْ اكْرَمْتَنِي فَجَزَاكَ الله خَيْراً.

فصل

افعال کا عمل

فعل کی دو قسمیں ہیں

معروف ومجہول

(۱) فعل معروف خواہ لازم ہو خواہ متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: قامَ زيدٌ وضرب عمرٌو۔

اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔

اول مفعول مطلق کو جیسے: قامَ زيدٌ قياماً وضربَ زيدٌ ضرباً.

دوسرے مفعول فیہ کو جیسے: صُمْتُ يومَ الجُمُعةِ وجلَسْتُ فوْقَكَ.

تیسرے مفعول معہ کو جیسے: جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ اى مَعَ الجُبَّاتِ۔

چوتھے مفعول لہ کو جیسے: قُمْتُ اكراماً لِزَيْدٍ وضَرَبْتهُ تَادِيْباً.

پانچویں حال کو جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكباً۔

چھٹے تمیز کو جب فعل اور فاعل کی نسبت میں کوئی پوشیدگی ہو جیسے: طَابَ زَيدٌ نفْساً.

Www.IslamicBooks.Website

فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمراً.

اور فعل لازم یہ عمل نہیں کرتا کیوں کہ اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا۔

فاعل اور مفعول وغیرہ کی تعریف

فاعل: وہ اسم ہے کہ اس سے پہلے ایک فعل ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف ہو اور وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو جیسے: ضَرَبَ زیدٌ میں زیدٌ فاعل ہے۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو ایک فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنیٰ میں ہو جیسے: قُمْتُ قِیَاماً اور ضَرَبْتُ ضَرباً میں قیاماً وضرباً مفعول مطلق ہے۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جو فعل کے وقت یا جگہ کو بیان کرے اور اس اسم کو ظرف کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں:

ظرف زمان: جو فعل کے وقت کو بیان کرے جیسے: یوم کا لفظ صُمْتُ یَوْمَ الجُمُعَةِ میں۔

ظرف مکان: جو فعل کی جگہ کو بیان کرے جیسے: فوقَ کا لفظ جَلَسْتُ فَوْقَکَ میں۔

مفعول معہٗ: وہ اسم ہے جو واو (بمعنیٰ مع) کے بعد ہو جیسے: الجُبَاتِ کا لفظ جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ ای مَعَ الْجُبَّاتِ میں۔

مفعول لہٗ: وہ اسم ہے جو فعل کے سبب یا غرض کو بتلائے جیسے: قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْناً وضَرَبْتُهُ تَادِیباً۔

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل کی حالت بیان کرے جیسے: جَاءَ زَیْدٌ رَاکِباً۔ یا مفعول کی حالت بتلائے جیسے: ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوْداً۔ یا فاعل اور مفعول دونوں کی حالت بیان کرے جیسے: لَقِیتُ زَیْداً رَاکِبَیْنِ۔

Www.IslamicBooks.Website

فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا ضروری ہے جیسے: جَاءَ نِیْ رَاکِباً رَجُلٌ۔ اور حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے: رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاکِبٌ۔

تمییز: وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے اور اس مقدار مبہم کو مُمَیَّز کہتے ہیں۔ مقدار عدد ہو جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَماً۔ یا وزن ہو جیسے: عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْناً۔ یا پیمانہ ہو جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرّاً۔ یا پیائش ہو جیسے: عِنْدِیْ جَرِیْبَانِ قُطْناً۔ یا مقیاس ہو جیسے: مَا فِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَاباً۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمراً۔

جاننا چاہیئے کہ یہ تمام منصوبات جملہ پورا ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ صرف فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ، المنصوب فضلةٌ یعنی منصوب زائد ہے۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں

(۱) اسم ظاہر (مظہر) جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ (۲) اسم ضمیر (مضمر) ضمیر بارز یعنی ظاہر جیسے ضَرَبْتُ اور ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ کہ ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔

اب جاننا چاہیئے کہ فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ و هِنْدٌ قَامَتْ اَیْ هِیَ۔

اور جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو یا اسم ظاہر جمع تکسیر ہو تو دونوں صورت جائز ہے یعنی فعل کو مذکر لائیں یا مؤنث جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ و طَلَعَتِ الشَّمْسُ وقَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ وقَالَ نِسْوَةٌ وقَالَتْ نِسْوَةٌ۔

Www.IslamicBooks.Website

(۲) فعل مجہول: بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرباً شَدِیْداً فِیْ دَارِہٖ تَادِیْباً والخشبۃَ۔ فعل مجہول کو فعل مالم یُسَمَّ فاعلہ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ اور نائب فاعل کہتے ہیں۔

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں

۱-متعدی بیک مفعول جیسے: ضَرَبَ زیدٌ عمراً۔

۲-متعدی بدو مفعول جسمیں ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو جیسے: اَعْطَیْتُ زَیْداً درھماً۔

اس میں اَعْطَیْتُ زیداً یا اَعْطِیْتُ دِرْھَماً بھی جائز ہے۔

۳-متعدی بدو مفعول جس میں ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو اور یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔

افعالِ قلوب سات[۷] ہیں: عَلِمْتُ ظَنَنْتُ حَسِبْتُ خِلْتُ زَعَمْتُ رَأَیْتُ وعَدَدْتُ۔ جیسے: عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً وَظَنَنْتُ زَیْداً عَالماً۔

۴-متعدی بسہ مفعول جیسے: اَعْلَمَ وَاَرٰی واَنْبَأَ واَخْبَرَوَخَبَّرَ وَنَبَّأَ وحَدَّثَ۔

جیسے: اَعْلَمَ اللّٰہُ زیداً عَمْراً فَاضِلاً۔ یہ سب مفعولاتِ مفعول بہ ہیں۔

باب علمتُ کے دوسرے مفعول اور باب اعلمتُ کے تیسرے مفعول اور مفعول لہٗ ومفعول معہٗ کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ نہیں بنا سکتے اور دوسرے مفعولات کو بنا سکتے ہیں۔

اور باب اعطیتُ میں پہلا مفعول مفعول مالم یُسَمَّ فاعِلُہٗ بنانے کے زیادہ لائق ہے۔ بنسبت دوسرے مفعول کے۔

افعال ناقصہ سترہ ہیں

۱-کَانَ ۲-صَارَ ۳-ضَلَّ ۴-بَاتَ ۵-اَصْبَحَ ۶-اَضْحٰی ۷-اَمْسٰی ۸-عَادَ ۹-آضَ ۱۰-غَدَا ۱۱-رَاحَ ۱۲-مَازَالَ ۱۳-مَا انفکَّ

Www.IslamicBooks.Website

۱۴ – ما برِحَ ۱۵ – ما فتیً ۱۶ – مادامَ ۱۷ – لیسَ ۔

یہ افعال صرف فاعل سے پورے نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں اسی لئے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع دیتے ہیں اور مسند کو نصب جیسے: کان زیدٌ قائماً۔ مرفوع کو کانَ کا اسم کہتے ہیں اور منصوب کو کانَ کی خبر۔ اسی طرح یہ تمام افعال اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ان میں سے بعض افعال کبھی صرف فاعل سے پورے ہو جاتے ہیں جیسے: کانَ مطرٌ (بارش ہوئی) اس وقت اس کو کانَ تامّہ کہتے ہیں۔

افعالِ مقاربہ سات ہیں

۱ – عسیٰ ۲ – کادَ ۳ – کرُبَ (بمعنیٰ قرب) ۴ – اَوْشکَ (بمعنیٰ اسرع)
۵ – اَخذَ ۶ – طَفِقَ ۷ – جَعَلَ (بمعنیٰ شرع)

یہ افعال بتلاتے ہیں کہ ان کی خبر ان کے فاعل سے قریب ہے اسی لئے ان کو افعال مقاربہ کہتے ہیں۔ یہ افعال بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور کانَ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر یہ کہ ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ جیسے: عسیٰ زیدٌ انْ یُخْرَجَ، یا بغیر اَنْ کے جیسے: عسیٰ زیدٌ یُخرَجُ ، اور کبھی فعل مضارع اَنْ کے ساتھ مل کر بمعنیٰ مصدر عسیٰ کا فاعل ہو جاتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں رہتی جیسے: عسیٰ اَنْ یخرجَ زیدٌ ، اس وقت عسیٰ تامہ کہلاتا ہے۔ ان میں سے بعض افعال یہ بتلاتے ہیں کہ فاعل نے کام شروع کر دیا ہے جیسے: طفقَ زیدٌ یکتبُ (زید لکھنے لگا)

افعال مدح وذم چار ہیں

۱ – نعم اور ۲ – حبذا مدح کے لئے ۳ – بئس اور ۴ – ساء ذم کے لئے

حبذا کے علاوہ باقی افعال کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے جیسے: نِعمَ الرجُلُ

Www.IslamicBooks.Website

زیدٌ یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ یا فعل میں ضمیر مستتر مُمیز ہوتی ہے اور اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوتا ہے جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ نعم کا فاعل ھُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور رجلاً تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے کیونکہ ھُوَ مبہم ہے۔

فاعل کے بعد جو لفظ ہوتا ہے وہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

اور حبذا زیدٌ میں حب فعل مدح ہے اور ذا اس کا فاعل ہے اور زیدٌ مخصوص بالمدح ہے، اسی طرح بِئْس الرجلُ زیدٌ وسَاءَ الرجُلُ عمرٌو میں الرجل فاعل ہے اور زیدٌ وعمرٌو مخصوص بالذم۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں

یہ دونوں صیغے ہر اس ثلاثی مجرد سے بنتے ہیں جس سے اسم تفضیل بنتا ہے۔

پہلا صیغہ مَا اَفْعَلَهٗ ہے جیسے: ما احسنَ زیداً (کیسا اچھا ہے زید) اس کی تقدیر ایُّ شیئٌ احسن زیداً ہے ما بمعنیٰ ایُّ شیءٍ مبتدا ہے اور احسن مبتدا کی خبر ہے اور احسن کا فاعل ھُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور زیداً مفعول بہٖ ہے۔

دوسرا صیغہ اَفْعِلْ بِهٖ ہے جیسے: احسنْ بزیدٍ (کیسا حسین ہے زید)

احسنْ صیغۂ امر ہے بمعنیٰ ماضی اس کی تقدیر ہے اَحْسَنَ زیدٌ اَیْ صَارَ ذَا حُسْنٍ اور با زائد ہے۔

فـصـل

اسماء عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں

۱- اسماء شرطیہ بمعنیٰ اِنْ اور وہ نو ہیں:

۱- مَنْ و ۲- مَا و ۳- اَیْنَ و ۴- متیٰ و ۵- اَیُّ و ۶- اَنّیٰ و ۷- اِذْمَا و ۸- حَیْثُمَا و ۹- مَهْمَا

Www.IslamicBooks.Website

یہ اسماء دو جملوں پر آتے ہیں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں اور دونوں جملوں میں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

(۱) مَنۡ تَضۡرِبۡ اَضۡرِبۡ (جس کو تو مارے گا اس کو میں ماروں گا)

(۲) مَا تَفۡعَلۡ اَفۡعَلۡ (جو تو کرے گا وہ میں کروں گا)

(۳) اَیۡنَ تَجۡلِسۡ اَجۡلِسۡ (جہاں تو بیٹھے گا وہاں میں بیٹھوں گا)

(۴) مَتٰی تَقُمۡ اَقُمۡ (جب تو کھڑا ہوگا تب میں کھڑا ہوں گا)

(۵) اَیُّ شَیۡءٍ تَأۡکُلۡ آکُلۡ (جو تو کھائے گا وہ میں کھاؤں گا)

(۶) اَنّٰی تَکۡتُبۡ اَکۡتُبۡ (جہاں تو لکھے گا وہاں میں لکھوں گا)

(۷) اِذۡمَا تُسَافِرۡ اُسَافِرۡ (جب تو سفر کرے گا تب میں سفر کروں گا)

(۸) حَیۡثُمَا تَقۡصِدۡ اَقۡصِدۡ (جہاں کا تو قصد کرے گا وہاں کا میں قصد کروں گا)

(۹) مَہۡمَا تَقۡعُدۡ اَقۡعُدۡ (جب تو بیٹھے گا تب میں بیٹھوں گا)

۲- اسماء افعال بمعنیٰ ماضی اور وہ تین ہیں:

۱- هَيۡهَاتَ (بَعُدَ) ۲- شَتَّانَ (افترق) ۳- سَرۡعَانَ (سرعَ)

یہ اسماء اسم کو فاعل ہونے کی بناء پر رفع دیتے ہیں جیسے: هيهَات يومُ العيدِ (عید کا دن دور ہوا) شتّانَ زيدٌ وعمرٌو (زید اور عمرو جدا ہوئے) سرعانَ زيدٌ (زید نے جلدی کی)

۳- اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر اور وہ چھ ہیں:

۱- رُوَيۡدَ (اَمۡهِلۡ) ۲- بَلۡهَ (دَعۡ) ۳- حَيَّهَلۡ (اقۡبِلۡ)

۴- عليكَ (الزم) ۵- دونكَ (خُذۡ) ۶- هَا (خُذۡ)

یہ اسماء اسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں جیسے رويدَ زيداً (زید کو چھوڑ دو) بَلۡهَ الرَّجُلَ (آدمی کو چھوڑ دو) حَيَّهَلِ الصَّلاة (آؤ نماز کو)

Www.IslamicBooks.Website

عَلیکَ الصدقَ (سچائی کو لازم کرلو) دُونکَ الکِتابَ (کتاب لے لو)
ھَا زیداً (زید کو پکڑو)

۴-اسم فاعل: یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے مگر دو شرط کے ساتھ پہلی شرط یہ ہے کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مبتدا کی خبر واقع ہو جیسے: زَیدٌ قائمٌ ابُوہُ وزیدٌ ضَاربٌ ابُوہُ عمراً۔

یا موصوف کی صفت ہو جیسے: مَررتُ برجُلٍ ضاربٍ اَبُوہ بَکراً.

یا موصول کا صلہ ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوہُ وجَاءَ نِی الضَارِبُ اَبُوہُ عمرواً۔

یا ذوالحال کا حال ہو جیسے: جَاءَ نِی زَیْدٌ راکباً غلامُہٗ فرساً۔

یا ہمزۂ استفہام کے بعد ہو جیسے: اَضارِبٌ زیدٌ عَمرواً.

یا حرف نفی کے بعد ہو جیسے: ما قائمٌ زیدٌ۔

جو عمل قام ضرب اور رکب کرتا ہے وہی عمل قائمٌ ضاربٌ اور راکبٌ کرتا ہے۔

۵-اسم مفعول: یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مالم یسم فاعلہٗ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب اسی شرط کے ساتھ کہ حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو اور مبتدا کی خبر یا موصوف کی صفت یا موصول کا صلہ وغیرہ واقع ہو جیسے: زیدٌ مضروبٌ ابُوہُ وعمروٌ معطیً غلامُہٗ درھماً وبکرٌ معلومٌ ابنہ فاضلاً وخالدٌ مخبرٌ ابنہٗ عمرواً فاضلاً۔ جو عمل ضُربَ واُعطیَ وعُلِمَ واُخبِرَ کرتا ہے وہی عمل مضروبٌ ومعطیً ومعلومٌ ومخبرٌ کرتا ہے۔

۶-صفت مشبہ: اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطیکہ مبتدا کی خبر یا موصوف کی صفت وغیرہ واقع ہو جیسے: زیدٌ حسنٌ غلامُہٗ جو عمل حسنَ کرتا ہے وہی عمل حسنٌ کرتا ہے۔

۷-اسم تفضیل اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے اول مِنْ کے ساتھ جیسے: زیدٌ

Www.IslamicBooks.Website

افضل مِنْ عمرٍو دوسرے الف لام کے ساتھ جیسے: جَاءَ نِیْ زیدٌ الافضلُ۔ تیسرے اضافت کے ساتھ جیسے: زیدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ،اوراس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے اوروہ ھُوَ ہے جو افضلُ کا فاعل ہے اوراس میں پوشیدہ ہے۔

اسم تفضیل کے ماقبل کو مفضل کہتے ہیں اور مابعد کو مفضل علیہ جیسے: اوپر کی مثال میں زید مفضل ہے اور عمرو مفضل علیہ۔

۸-مصدر: جب مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اوراگر متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے: اَعْجَبَنِی ضَربُ زَیْدٌ عَمْراً اوراگر چاہیں تو مصدر کو اس کے فاعل کی طرف مضاف کردیں جیسے: اَعْجَبُنِیْ ضَرَبُ زیدٍ عَمْراً۔

۹-اسم مضاف: یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے: جَاءَ نِیْ غُلَامُ زَیْدٍ۔ معلوم ہو کہ مضاف پر الف لام نہیں آتا۔

۱۰-اسم تام: اور وہ ایسا اسم ہے جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی کے ساتھ پورا ہو جائے اور اس کے تام ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا، ظاہر ہے کہ تنوین، نون تثنیہ، اور نون جمع موجود رہتے ہوئے اسم کسی دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا اسی طرح جب تک اسم کسی کی طرف مضاف ہو اس وقت تک دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا۔ اسم تام میں جب ابہام اور پوشیدگی ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے تمیز آتی ہے، اسم تام اسی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

تنوین کی مثال: عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتاً۔ تنوین مقدر کی مثال: عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً۔ کیونکہ اصل میں اَحَدٌ وعَشرٌ تھا، نون تثنیہ کی مثال: عِنْدِیْ قَفِیْزَان بُراً۔ نون جمع کی مثال: هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالاً۔ مشابہ نون جمع کی مثال: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَماً تا تِسْعُوْنَ درهماً۔ اضافت کی مثال: عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً (میرے پاس اس برتن بھر شہد ہے)

Www.IslamicBooks.Website

۱۱-اسماء کنایہ عدد: (اور وہ دو لفظ ہیں کم و کذا)

کم کی دو قسمیں ہیں: استفهامیه و خبریه ۔ کم استفهامیه تمیز کو نصب دیتا ہے اور کذا بھی جیسے: کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ وعِنْدِیْ کَذَا دِرْهَماً.

اور کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے: کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا) اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من جارہ آتا ہے جیسے: کَمْ مِنْ ملکٍ فِی السَّمٰوٰاتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں

۱-ابتداء: یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا یہ مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتا ہے جیسے: زیدٌ قائمٌ مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہے یعنی ابتدا۔

یہاں دو مذہب اور بھی ہیں:

ایک یہ کہ ابتدا عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا عامل ہے خبر میں، اس مذہب کی بنا پر مبتدا کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل لفظی ہے۔

دوسرے یہ کہ مبتدا خبر میں عامل ہے اور خبر مبتدا میں عامل ہے۔ اس مذہب کی بنا پر مبتدا اور خبر دونوں کا عامل لفظی ہے۔

۲-فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے: یضربُ زیدٌ۔

فَصل

اسم معمول کی تین قسمیں ہیں

مرفوع منصوب مجرور

Www.IslamicBooks.Website

مرفوعات آٹھ ہیں

۱-فاعل، ۲-مفعول مالم یسم فاعلہ، ۳-مبتدا، ۴-خبر، ۵-کان اور اس کے اخوات کا اسم، ۶-ماولا مشبہتان بلیس کا اسم، ۷-ان اور اس کے اخوات کی خبر، ۸-لای نفی جنس کی خبر۔

منصوبات بارہ ہیں

۱-مفعول مطلق، ۲-مفعول بہ، ۳-مفعول فیہ، ۴-مفعول لہٗ، ۵-مفعول معہٗ، ۶-حال، ۷-تمیز، ۸-مستثنیٰ، ۹-اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم، ۱۰-لای نفی جنس کا اسم، ۱۱-کان اور اس کے اخوات کی خبر، ۱۲-ماولا مشبہتان بلیس کی خبر۔

مجرورات دو ہیں

ایک مضاف الیہ دوسرا وہ لفظ جس پر حرف جر داخل ہو۔

فَصْل

مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ: وہ لفظ ہے جو اِلَّا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا کہ معلوم ہو کہ جو حکم اس کے ماقبل پر لگا ہے وہ مستثنیٰ پر نہیں لگا ہے اور اس کے ماقبل کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اِلَّا کے اخوات غیر سوی حاشا خلا عدا ماخلا ماعدا لیس اور لا یکون ہیں۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں

متصل و منقطع

متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد ہو اور اس کے حکم سے الگ کر دیا گیا ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیداً۔ یہاں زید قوم کا فرد ہے اور قوم پر جو آنے کا حکم لگا ہے زید کو اس حکم سے الگ کر دیا گیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا فرد نہ ہو اور اس کے حکم سے الگ کر دیا گیا ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً ۔حمار قوم کا فرد نہیں ہے اور قوم پر جو آنے کا حکم لگا ہے حمار کو اس حکم سے الگ کر دیا گیا۔

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔

کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی یا نہی یا استفہام ہو۔

اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کو مفرغ کہتے ہیں جیسے: ماجاء نی الا زیدٌ.

مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے

پہلی قسم: یہ کہ مستثنیٰ متصل الا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیداً یا کلام غیر موجب میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے: مَاجَاءَ نِی اِلَّا زَیْداً اَحَدٌ۔ یا مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً یا مستثنیٰ خلا عدا ما خلا ما عدا لیس اور لا یکون کے بعد ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ خلاَ زَیْداً وَعَدَا زیداً وغیرہ تو ان سب صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

دوسری قسم: یہ کہ مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس میں دو وجہ جائز ہے۔ ایک یہ کہ استثناء کی بناء پر منصوب ہو۔

دوسری یہ کہ اپنے ماقبل سے بدل ہو جیسے: مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زیداً و الا زیدٌ۔

تیسری قسم: یہ کہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں الا کے بعد ہو تو اس کا اعراب حسب عوامل مختلف ہوتا ہے جیسے: مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا زیدٌ ومَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْداً و مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزیدٍ۔

چوتھی قسم: یہ کہ مستثنیٰ غیر وسویٰ وحاشا کے بعد ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیدٍ وسَویٰ زیدٍ وحَاشَا زیدٍ.

تنبیہ: ۱-لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ بہ الا کے اعراب کی طرح ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

جیسے: جَاءَ نی الْقَوْمُ غَیر زیدٍ وغَیر حمارٍ ومَاجَاءَ نِیْ غیر زَیْد ن الْقَوْمِ۔ وَمَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیرَ زَیْدٍ وغَیْرُ زیدٍ وما جَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ ومَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ ومَا مَرَرْتُ بِغَیْرِزَیْدٍ۔

۲-لفظ غیر صفت کے لئے موضوع ہے اور کبھی استثناء کے لئے آتا ہے جیسا کہ الا استثناء کے لئے موضوع ہے اور کبھی صفت میں مستعمل ہوتا ہے جیسے: لَوْ کَانَ فِیْهِمَا آلِهَةٌ اِلَّااللّٰہ لَفَسَدَتَا۔ یعنی غیر اللہ اور اسی طرح لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰہ اَیْ غَیْرُ اللّٰہ۔

فَصْل

توابع کا بیان

تابع: وہ دوسرا لفظ ہے جس کا اعراب پہلے لفظ کے موافق ہو ایک ہی جہت سے یعنی لفظ کا اعراب براہِ راست عامل سے ہو اور دوسرے کا اعراب پہلے کے واسطہ سے ہو۔ پہلے لفظ کو **متبوع** کہتے ہیں۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں

۱-صفت ۲-تاکید ۳-بدل ۴-عطف بحرف ۵-عطف بیان

صفت: وہ تابع ہے جو ایسے وصف کو بتلائے جو اس کے متبوع میں ہے جیسے: جاء نی رجلٌ عالمٌ یا اس وصف کو بتلائے جو متبوع کے متعلق میں ہے جیسے: جاء نی رجلٌ عالمٌ ابـوهُ۔ پہلی قسم کو صفت بحالِ موصوف کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم کو صفت بحالِ متعلقِ موصوف۔

پہلی قسم میں موصوف صفت کی مطابقت دس چیزوں میں ضروری ہے۔ تعریف وتنکیر۔ تذکیر وتانیث، افراد وتثنیہ۔ جمع، رفع، نصب وجر ۔جیسے: عندی رجلٌ عالمٌ، ورجُلاَنِ عَالِمَانِ ورجالٌ عَالِمُوْنَ وزَیْدُ ن الْعَالِمُ وَاِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وغیرہ۔

Www.IslamicBooks.Website

اس میں بیک وقت چار چیزیں پائی جائیں گی،اور دوسری قسم میں موصوف صفت کی مطابقت صرف پانچ چیزوں میں ضروری ہے۔ تعریف وتنکیر، رفع و نصب وجر جیسے:مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا.

اس میں بیک وقت دو چیزیں پائی جائیں گی۔

تنبیہ: چونکہ جملہ خبریہ نکرہ کے حکم میں ہے اس لئے نکرہ کی صفت بن سکتا ہے جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ یا قَامَ ابوہُ اور جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو نکرہ موصوفہ کی طرف لوٹے۔ صفت کو نعت اور موصوف کو منعوت بھی کہتے ہیں۔

تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کو نسبت میں پختہ کر دیتا ہے کہ وہی منسوب یا منسوب الیہ ہے کوئی دوسرا نہیں یا یہ بتلاتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔

اس کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں

لفظی اور معنوی

تاکید لفظی: لفظ کی تکرار سے ہوتی ہے جیسے:زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ ،ضَرَبَ ضَرَبَ زیدٌ،اِنَّ اِنَّ زیداً قائمٌ۔

تاکید معنوی: آٹھ لفظ سے ہوتی ہے۔ نفسٌ عینٌ کلا و کلتا کلٌّ اجمعُ اکتعُ ابتعُ ابصعُ جیسے:جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ وَالزَّیْدَان اَنْفُسُهُمَا و الزیدون اَنْفُسُهُمْ اسی طرح عینهٗ واَعْیُنُهُمَا و اعینهم اور کلا وکلتا مثنیٰ کے لئے خاص ہیں جیسے: جَاءَ الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا وَالْهِندانِ کلتَاهُمَا وجَاءَ نِی الْقَوْمُ کُلُهم اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ۔

تنبیہ:— اکتعُ و اتبعُ و ابصعُ لفظ اَجْمَعُ کے تابع ہیں لہذا نہ اَجْمَعُ کے بغیر

Www.IslamicBooks.Website

آئے ہیں نہ اَجْمَعُ پر مقدم ہوتے ہیں۔

بدل: وہ تابع ہے کہ نسبت میں وہی مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع اور اس کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

بدل کی چار قسمیں ہیں

۱-بدل الکل: ۲-بدل البعض ۳-بدل الاشتمال ۴-بدل الغلط

بدل الکل: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ذات ہو جیسے: جَاءَنِیْ زیدٌ اَخُوْکَ.

بدل البعض: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کا جزء ہو جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَهٗ۔

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہو جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثوبُهٗ۔

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ.

عطف بحرف: وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آوے اور وہ اور اس کا متبوع دونوں مقصود بالنسبۃ ہوں جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ وعمرٌو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔ عطف بحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

عطف بیان: وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کو واضح کرے جیسے: قَامَ ابو حَفْصٍ عُمَرَ وقامَ عَبْدُاللهِ ابُوْبَکرٍ۔ متبوع کو مبین اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں

۱- حروف تنبیہ: اور وہ تین ہیں: الا و اما و ہا

۲-حروف ایجاب: اور وہ چھ ہیں: نعم و بلیٰ و اجل و ای و جیر و انَّ۔

۳-حروف تفسیر: اور وہ دو ہیں: اَی و اَن جیسے: نَادَیْنَا ہُ اَنْ یَا اِبْرَاھِیْمُ.

۴-حروف مصدر: اور وہ تین ہیں: ما و اَنْ و اَنَّ ما و اَنْ فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔

۵-حروف تحضیض: اور وہ چار ہیں: اَلَّا و ھَلَّا و لَوْلَا و لَومَا۔

۶-حروف توقع: اور وہ قد ہے ماضی پر تحقیق کے لئے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے لئے آتا ہے۔

۷-حروف استفہام: اور وہ تین ہیں: مَا و ھمزہ و ھل۔

۸-حروف ردع: اور وہ کلّا ہے پھیر دینے کے معنیٰ میں اور حقا کے معنیٰ میں بھی آیا ہے جیسے: کلّا سوف تعلمُوْنَ۔

۹-تنوین: اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) تنوین تمکن: جو اسم کو منصرف ظاہر کرے جیسے: زیدٌ۔

(۲) تنوین تنکیر: جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے جیسے: صَہٍ اَیْ اُسْکُتْ سَکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا اور صہ بغیر تنوین کے تو اس کے معنیٰ ہیں اُسْکُتِ السَّکُوْتَ الْآنَ۔

(۳) تنوین عوض: جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے جیسے: یَوْمَئِذٍ. کہ اصل میں یوم

Www.IslamicBooks.Website

اذ کانَ کذا تھا۔

(۴) تنوین مقابلہ: جوجمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابل ہو جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

(۵) تنوین ترنم جواشعار کے آخر میں ہو جیسے:

اقلـيّ الـلّـومَ عـاذِلُ والـعتـابَنْ
وقـولِـي اِنْ اَصَبْـتُ لَـقَـدْ اَصَـابَنْ

تنوین ترنم اسم وفعل وحرف سب میں آتی ہے اور پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ مختص ہیں۔

تنبیہ: مانع تنوین تین چیزیں ہیں:

(۱) الف لام یعنی اسم کا معرف باللام ہونا جیسے: الرجلُ۔

(۲) اضافت یعنی اسم کا مضاف ہونا جیسے: کتابُ زیدٍ۔

(۳) عدمِ انصراف یعنی اسم کا غیر منصرف ہونا جیسے: عمرُ۔

۱۰-نون تاکید: ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع کے آخر میں جیسے: اضربنَّ اضربنْ۔

۱۱- حروف زیادت: اور وہ آٹھ ہیں: ۱-انْ ۲-و انُ ۳-و مـا ۴- و لا ۵-و مِنْ ۶-و کاف ۷-و با ۸-و لام۔ آخر کے چار حروف جر میں بیان ہوئے۔

۱۲- حروف شرط: اور وہ دو ہیں: اما ولو۔

اَمَّا مجمل کی تفصیل وتفسیر کے لئے ہے اور اس کے جواب میں فالانا ضروری ہے جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وسَعِيْدٌ فَامَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ واَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ۔

اور لو ثانی کے منتفی ہونے کے لئے ہے اول کے منتفی ہونے کی وجہ سے جیسے: لَوْ کَانَ

Www.IslamicBooks.Website

فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا۔

۱۳- لولا: ثانی کے منتفی ہونے کے لئے ہے اول کے موجود ہونے کی وجہ سے جیسے:
لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

۱۴- لام مفتوحہ: تاکید کے لئے جیسے: لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ۔

۱۵- ما بمعنیٰ مادام: جیسے: اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِيْرُ.

۱۶- حروف عطف: اور وہ دس ہیں:
واو و فا و ثم و حتیٰ و اما و اَوْ و اَمْ ولا و بَلْ و لٰكِنْ.

تَمَّتْ

Www.IslamicBooks.Website

تعداد (گنتی)

۱-	واحدٌ	۲۰-	عشرونَ	۳۹-	تسعةٌ وثلاثونَ
۲-	إثنانٌ	۲۱-	احدٌ وعشرونَ	۴۰-	اربعونَ
۳-	ثلٰثةٌ	۲۲-	اثنان وعشرونَ	۴۱-	احدٌ واربعونَ
۴-	اَربعَةٌ	۲۳-	ثلٰثةٌ وعشرونَ	۴۲-	اثنان واربعونَ
۵-	خمسةٌ	۲۴-	اربعةٌ وعشرونَ	۴۳-	ثلاثةٌ واربعونَ
۶-	ستّةٌ	۲۵-	خمسةٌ وعشرونَ	۴۴-	اربعةٌ واربعونَ
۷-	سبعةٌ	۲۶-	ستّةٌ وعشرونَ	۴۵-	خمسةٌ واربعونَ
۸-	ثمانيةٌ	۲۷-	سبعةٌ وعشرونَ	۴۶-	ستّةٌ واربعونَ
۹-	تسعةٌ	۲۸-	ثمانيةٌ وعشرونَ	۴۷-	سبعةٌ واربعونَ
۱۰-	عشرةٌ	۲۹-	تسعةٌ وعشرونَ	۴۸-	ثمانيةٌ واربعونَ
۱۱-	احدَ عشرَ	۳۰-	ثلا ثونَ	۴۹-	تسعةٌ واربعونَ
۱۲-	اثنا عشرَ	۳۱	احدٌ وثلاثونَ	۵۰-	خمسونَ
۱۳-	ثلٰثةَعشرَ	۳۲-	اثنان وثلاثونَ	۵۱-	احدٌ وخمسونَ
۱۴-	اربعةَ عشَرَ	۳۳-	ثلٰثةٌ وثلاثونَ	۵۲-	اثنان وخمسونَ
۱۵-	خمسةَ عشَرَ	۳۴-	اربعةٌ وثلاثونَ	۵۳-	ثلاثةٌ وخمسونَ
۱۶-	ستّةَ عشرَ	۳۵-	خمسةٌ وثلاثونَ	۵۴-	اربعةٌ وخمسونَ
۱۷-	سبعةَ عشرَ	۳۶-	ستّةٌ وثلاثونَ	۵۵-	خمسةٌ وخمسونَ
۱۸-	ثمانيةَ عشَرَ	۳۷-	سبعةٌ وثلاثونَ	۵۶-	ستّةٌ وخمسونَ
۱۹-	تسعةَ عشَرَ	۳۸-	ثمانيةٌ وثلاثونَ	۵۷-	سبعةٌ وخمسونَ

Www.IslamicBooks.Website

۵۸- ثمانيةٌ وخمسونَ
۵۹- تسعةٌ وخمسونَ
۶۰- ستونَ
۶۱- احدٌ وستُّونَ
۶۲- اثنانِ وَّستُّونَ
۶۳- ثلٰثةٌ وَّستُّونَ
۶۴- اربعةٌ وَّستُّونَ
۶۵- خمسةٌ وَّستُّونَ
۶۶- ستَّةٌ وَّستُّونَ
۶۷- سبعةٌ وَّستُّونَ
۶۸ ثمانيةٌ وَّستُّونَ
۶۹- تسعةٌ وَّستُّونَ
۷۰- سبعونَ
۷۱- احدٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۲- اثنانِ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۳- ثلٰثةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۴- اربعةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۵- خمسةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۶- ستَّةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۷- سبعةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۸- ثمانيةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۷۹- تسعةٌ وَّ سَبْعُوْنَ
۸۰- ثمانونَ
۸۱- احدٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۸۲- اثنانِ وَّ ثَمانُوْنَ
۸۳- ثلٰثةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۸۴- اربعةٌ وَّ ثَمانُوْنَ
۸۵- خمسةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۸۶- ستَّةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۸۷- سبعةٌ وَّ ثَمانُوْنَ
۸۸- ثمانيةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۸۹- تسعةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
۹۰- تِسْعُوْنَ
۹۱- احدٌ وَّتِسْعُوْنَ
۹۲- اثنان وَّتِسْعُوْنَ
۹۳- ثلٰثةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۴- اربعةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۵- خمسةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۶- ستَّةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۷- سبعةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۸- ثمانيةٌوَّتِسْعُوْنَ
۹۹- تسعةٌوَّتِسْعُوْنَ
۱۰۰- مأةٌ
۲۰۰- مائتان
۳۰۰- ثلاثُ مِأَةٍ
۴۰۰- اربعُ مِأَةٍ
۵۰۰- خمسُ مِأَةٍ
۶۰۰- ستُّ مِأَةٍ
۷۰۰- سبعُ مِأَةٍ
۸۰۰- ثمانُ مِأَةٍ
۹۰۰- تسعُ مِأَةٍ
۱۰۰۰ أَلْفٌ
۲۰۰۰ أَلْفَانِ
۳۰۰۰ ثلاثةٌ آلافٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

مائۃُ عامل منظوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند شیخ عبدالقاہر جرجانی پیرِ ہُدا
معنوی ازوی دو باشد جملہ دیگر لفظی اند باز لفظی شد سماعی و قیاسی ای فتا
زاں نو دیک داں سماعی ہفت دیگر بر قیاس آں سماعی سیزدہ نوع است بے روی وریا
نوع اول ہفدہ حرف جر بود میداں یقین کاندریں یک بیت آمد جملہ بیچون وچرا
با و تا و کاف و لام و واو منذ مذ خلا رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ با اَنَّ کَاَنَّ لیتَ لعلَّ ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما ولا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و الا ایا و ای ہیا ناصب اسم اند پس ایں ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

ان ولن پس کے اذن ایں چار حرف معتبر نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

النوع السادسُ

اِنْ ولم لمّا و لامِ امر و لای نہی نیز پنج حرف جازم فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابعُ

من و ما مہما و ای حیثما اذ ما متیٰ اینما انّٰی نہٗ اسم جازم آمد فعل را
ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم ہست چوں تمیز باشد آں منکر ہر کجا
اولیں لفظ عشرَ باشد مرکب با احد ہمچنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را
بار ثانی کم چو استفہام باشد نے خبر ثالث ایشاں کاین رابع ایشاں کذا

Www.IslamicBooks.Website

النوع التاسع

نہ بود اسماء افعالے کزاں شش ناصب اند | دونک بلہ علیک حیہل باشد و ہا
پس رویدَ باز رافع اسم را ہیہات داں | باز شتانَ است وسرعاں یادگیر ایں ہیثما
نوع عاشر سیزدہ فعل اند کایشاں ناقص اند | رافع اسم اند وناصب در خبر چوں ما ولا
کانَ صارَ اصبحَ امسیٰ واضحیٰ ظلَّ باتَ | ما فتی ما دام ما انفک لیس باشد ازقفا
ما برح ما زال وافعالے کزینہا مشتق اند | ہر کجا بینی ہمیں حکم است در جملہ ردا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقص اند | ہست آں کادَ کرُبَ با اوشکَ دیگر عسیٰ

النوع الثانی عشرَ

دیگر افعال یقین وشک بود کاں بردواسم | چوں درآید ہر یکے منصوب ساز دہر دورا
خلتُ باشد با علمتُ پس حسبتُ با زعمتُ | پس ظننتُ با رأیتُ پس وجدتُ بے خطا

النوع الثالث عشرَ

رافع اسماء جنس افعال مدح وذم بود | چار باشد نعم بئس ساء انگہ حبذا

عوامل قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدراست | اسم مفعول و مضاف وفعل باشد مطلقا
پس صفت باشد کہ آں مانند اسم فاعل ست | ہفتم اسم تام باشد ناصبِ تمیز را

عوامل معنویہ

عاملِ فعلِ مضارع معنوی باشد بداں | ہمچنیں معنیٰ بود عاملِ یقیں در مبتدا

تمت

Www.IslamicBooks.Website

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں
ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

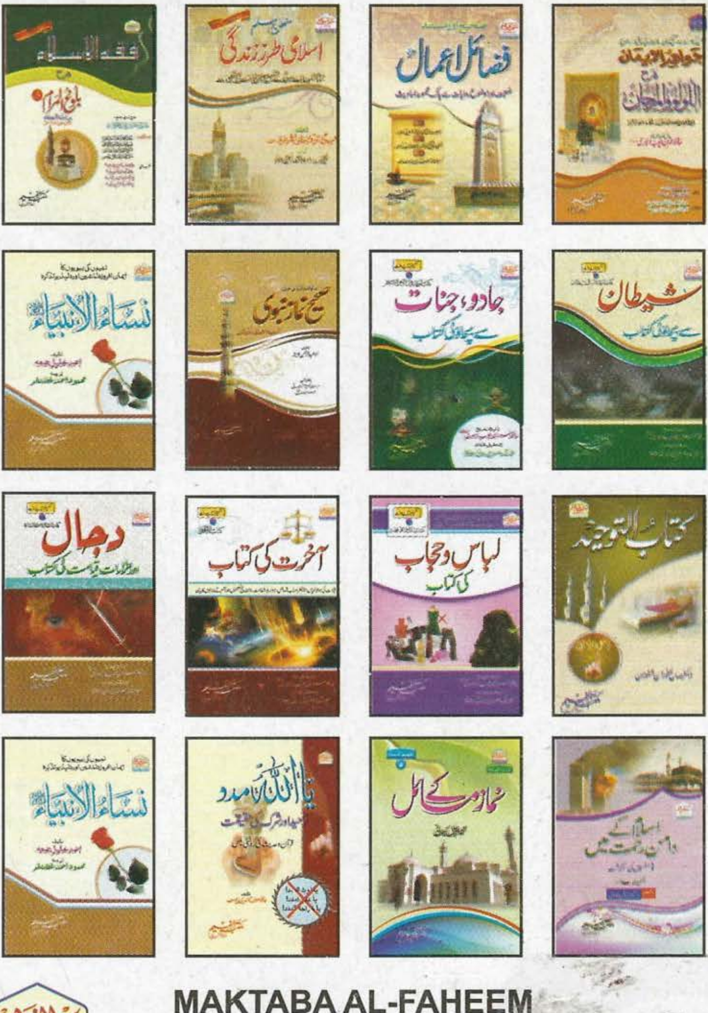

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

₹ [redacted]/-

Www.IslamicBooks.Website